حضرت بلالؓ کا حضور ﷺ کے لئے ایک مشرک سے قرض لینا

کمپوزنگ: عبیداللہ صدیقی

نوٹ: یہ واقعہ شیخ الحدیث مولانا محمد زکریاؒ کی کتاب حکایاتِ صحابہؓ سے ماخوذ ہے۔

حضرت بلال رضی اللہ عنہ سے ایک صاحب نے پوچھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کے اخراجات کی کیا صورت ہوتی تھی؟ حضرت بلال رضی اللہ عنہ نے فرمایا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کچھ جمع تو رہتا ہی نہیں تھا۔ یہ خدمت میرے سپرد تھی جس کی صورت یہ تھی کہ کوئی مسلمان بھوکا آتا تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم مجھے ارشاد فرما دیتے۔ میں کہیں سے قرض لے کر اس کو کھانا کھلا دیتا۔ کوئی ننگا آتا تو مجھے ارشاد فرما دیتے۔ میں کسی سے قرض لے کر اس کو کپڑا پہنا دیتا۔ یہ صورت ہوتی رہتی تھی۔ ایک مرتبہ ایک مشرک مجھے ملا۔ اس نے مجھ سے کہا کہ مجھے وسعت اور ثروت حاصل ہے، تُو کسی سے قرض نہ لیا کر۔ جب ضرورت ہوا کرے مجھ ہی سے قرض لے لیا کر۔ میں نے کہا کہ اس سے بہتر کیا ہوگا۔ اس سے قرض لینا شروع کر دیا۔ جب ارشاد عالی ہوتا اس سے قرض لے آیا کرتا اور ارشادِ والا کی تعمیل کر دیتا۔ ایک مرتبہ وضو کر کے اذان کہنے کے لئے کھڑا ہی تھا کہ وہی مشرک ایک جماعت کے ساتھ آیا اور کہنے لگا او حبشی! میں اُدھر متوجہ ہوا تو ایک دم بے تحاشا گالیاں دینے لگا اور بُرا بھلا جو منہ میں آیا کہا اور کہنے لگا کہ مہینہ ختم ہونے میں کتنے دن باقی ہیں؟ میں نے کہا قریب ختم کے ہے۔ کہنے لگا کہ چار دن باقی ہیں، اگر مہینہ کے ختم تک میرا سب قرضہ ادا نہ کیا تو تجھے اپنے قرضہ میں غلام بناؤں گا اور اسی طرح

بکریاں چراتا پھریگا جیسا پہلے تھا۔ یہ کہ کر چلا گیا اور مجھ پر دن بھر جو گذرنا چاہئیے تھا وہی گذرا۔ تمام دن رنج و صدمہ سوار رہا۔ عشاء کی نماز کے بعد حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں تنہائی میں حاضر ہوا اور سارا قصہ سنایا اور عرض کیا کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نہ آپ کے پاس اس وقت ادا کرنے کو فوری انتظام ہے اور نہ کھڑے کھڑے میں کوئی انتظام کرسکتا ہوں۔ وہ ذلیل کرے گا، اس لئے اگر اجازت ہو تو اتنے قرض اترنے کا انتظام ہو، میں کہیں روپوش ہو جاؤں۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے پاس کہیں سے کچھ آجائے گا میں حاضر ہو جاؤں گا۔ یہ عرض کرکے میں گھر آیا۔ تلوار لی، ڈھال اُٹھائی، جوتہ اٹھایا۔ یہ ہی سامانِ سفر تھا اور صبح ہونے کا انتظار کرتا رہا کہ صبح کے قریب کہیں چلا جاؤں گا۔ صبح قریب ہی تھی کہ ایک صاحب دوڑے ہوئے آئے کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خدمت میں جلدی چلو۔ میں حاضر خدمت ہوا تو دیکھا کہ چار اونٹنیاں جن پر سامان لدا ہوا تھا بیٹھی ہیں۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا، خوشی کی بات سناؤں کہ اللہ تعالیٰ نے تیرے قرضہ کی بے باقی کا انتظام فرما دیا۔ یہ اونٹنیاں بھی تیرے حوالے اور ان کا سب سامان بھی۔ فَدَک کے رئیس نے یہ نذرانہ مجھے بھیجا ہے۔ میں نے اللہ کا شکر ادا کیا اور خوشی خوشی ان کو لے کر گیا اور سارا قرضہ ادا کرکے واپس آیا۔ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم اتنی دیر مسجد میں انتظار فرماتے رہے۔ میں نے واپس آکر عرض کیا کہ حضور صلی اللہ علیہ وسلم اللہ کا شکر ہے حق تعالیٰ نے سارے قرضہ سے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو سبکدوش کردیا اور اب کوئی چیز بھی قرضہ کی باقی نہیں رہی۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ سامان میں سے بھی کچھ باقی ہے؟ میں نے عرض کیا کہ جی ہاں کچھ باقی ہے۔ حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہ اسے بھی تقسیم ہی کردے تاکہ مجھے راحت ہو جائے۔ میں گھر میں بھی اس وقت تک نہیں جانے کا جب تک یہ

تقسیم نہ ہوجائے۔تمام دن گذر جانے کے بعد عشاء کی نماز سے فراغت پر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے دریافت فرمایا کہ وہ بچا ہوا مال تقسیم ہو گیا یا نہیں؟ میں نے عرض کیا کہ کچھ موجود ہے۔ ضرورت مند آئے نہیں۔تو حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے مسجد ہی میں آرام فرمایا۔دوسرے دن عشاء کے بعد پھر حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا کہو جی کچھ ہے؟ میں نے عرض کیا کہ اللّٰہ جَلَّ شَانُہٗ نے آپ کو راحت عطا فرمائی کہ وہ سب نمٹ گیا۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم نے اللّٰہ جَلَّ جَلَالُہٗ کی حمد وثنا فرمائی۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو یہ ڈر ہوا کہ خدانخواستہ موت آجائے اور کچھ حصّہ مال کا آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی مِلک میں رہے۔اس کے بعد گھروں میں تشریف لے گئے اور بیویوں سے ملے۔ (بذل)

فائدہ: اللہ والوں کی یہ بھی خواہش رہتی ہے کہ ان کی مِلک میں مال ومتاع کچھ نہ رہے، پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کا تو کیا پوچھنا جو سارے نبیوں کے سردار، سارے اولیاء کے سرتاج۔حضور صلی اللہ علیہ وسلم کو اس کی خواہش کیوں نہ ہوتی کہ میں دُنیا سے بالکل فارغ ہو جاؤں۔میں نے معتبر ذرائع سے سنا ہے کہ حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائپوری نَوَّرَاللّٰہُ مَرْقَدَہٗ کا معمول یہ تھا کہ جب نذرانوں کی رقم کچھ جمع ہوجاتی تو اہتمام سے منگوا کر سب تقسیم فرمادیتے۔اور وصال سے قبل تو اپنے پہننے کے کپڑے وغیرہ بھی اپنے خادمِ خاص حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب مَدَّظِلُّہٗ کو دے دیئے تھے اور فرمایا تھا کہ بس اب تم سے مُستعار لے کر پہن لیا کروں گا۔اپنے والد صاحب یعنی حضرت مولانا یحییٰ صاحب رحمۃ اللہ علیہ کو میں نے بارہا دیکھا کہ مغرب کے بعد جو کوئی روپیہ پاس ہوتا وہ کسی قرض خواہ کو دے دیتے

کہ کئی ہزار کے مقروض تھے، اور یہ فرمایا کرتے کہ یہ جھگڑے کی چیز میں رات کو اپنے پاس نہیں رکھتا۔ اس نوع کے بہت سے حالات اکابر کے ہیں مگر یہ ضروری نہیں کہ ہر شیخ کا ایک ہی رنگ ہو۔ مشائخ کے اَلوان مختلف ہوتے ہیں اور چمن کے پھولوں میں ہر پھول کی صورت و سیرت ممتاز ہوتی ہے۔

پیشکش: ابوزبیر

[www_alkalam_pk@yahoo.com]